تحریر: جناب اکرام الحق
مدینہ یونیورسٹی، المدینہ منورہ

مرکزی قائدینِ اہل حدیث کی مدینہ یونیورسٹی میں آمد اور طلباء سے خطابات:

مدینہ منورہ جو کہ مھبط الوحی اور مھجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ثانی الحرمین کے عظیم الشان شرف و مقام کا حامل ہونے کی بناء پر براہِ راست اللہ تعالیٰ کی حراست و حفاظت میں ہے۔

مسجدِ نبوی جو کہ بیت اللہ الحرام کے بعد مسلمانوں کا سب سے مقدس و معظم مقام ہے اور جس میں ایک نماز کی ادائیگی ایک ہزار نماز کا درجہ رکھتی ہے، اسی مسجد میں ایک قطعہ ریاض الجنۃ کہلاتا ہے۔ اسی مسجد میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی عالمگیر دعوت کو چہار دانگ عالم میں پھیلانے کے لیے عظیم الشان منصوبے تیار فرمائے۔

بیت اللہ شریف اور مسجدِ نبوی کے فضائل و مناقب، اور مدینہ منورہ سے محبت و عقیدت کا نتیجہ ہے کہ دنیا بھر کے لاکھوں مسلمان ہر سال زیارتِ حرمین شریفین کے لیے ارضِ حجاز میں آتے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کا طواف اور مسجدِ حرام میں نمازوں کے پر کیف دسرور اور ایمان افروز مواقع حاصل کرنے کے بعد زائرین بیت اللہ سے مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتے ہیں اور زیارتِ مسجدِ نبوی سے مشرف ہوتے ہیں۔

ماہِ رمضان میں تو یہاں کی رونقیں دیکھنے کے قابل ہوتی ہیں ـــــــ وسیع و عریض مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی، گویا نیکیوں کا موسم بہار اور عبادت وایثار کا حسین سماں بندھ جاتا ہے۔

ہر سال زائرینِ حرمین میں علمائے اہل حدیث بھی بحمد اللہ ایک بڑی تعداد میں تشریف لاتے ہیں، چنانچہ امسال بھی ملک بھر سے علماء و فضلاء عمرہ کے مناسک ادا کرنے کے

لیے تشریف لائے ۔ ان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین کا ایک وفد بھی عین ماہِ رمضان میں تشریف لایا ۔ یہ وفد مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظمِ اعلیٰ الحاج میاں فضل حق صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر اور جامعہ علومِ اثریہ جہلم کے رئیس حضرت علامہ محمد مدنی حفظہ اللہ اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے مدیر التعلیم مولانا محمد یٰسین ظفر صاحب پر مشتمل تھا ۔

آخر الذکر دونوں حضرات چوں کہ مدینہ یونیورسٹی کے خریج ہیں، اسی لیے مدینہ منورہ میں ان کے احباب و متعارفین کا حلقہ خاصا وسیع ہے ۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران معزز قائدین نے مدینہ منورہ کے مشائخ و علماء سے ملاقاتیں کیں اور یونیورسٹی کے عمداء و پروفیسران سے تبادلہ خیال کیا ۔

مدینہ منورہ میں معزز قائدین کے مختصر قیام کے دوران مدینہ یونیورسٹی کے پاکستانی طلباء نے مرکزی قائدین کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کی مناسبت سے ایک اجلاس مرتب کیا جس میں معزز مہمانوں کو مدعو کیا گیا ۔ حضرت میاں فضل حق صاحب اور پروفیسر محمد یٰسین ظفر صاحب نے کسی شیخ کے یہاں افطاری کا وعدہ کر رکھا تھا اور حضرت علامہ محمد مدنی صاحب نے بھی اپنے کسی شیخ دوست سے پروگرام مرتب کر لیا تھا، مگر پاکستانی طلباء کی دعوت کو اہمیت دیتے ہوئے معزز قائدین نے یہ تمام پروگرام منسوخ کر دیے اور مذکورہ احباب سے افطار میں شمولیت سے معذرت فرمالی ۔

اس طرح مؤرخہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ کو معزز مہمان الجامعۃ الاسلامیۃ میں تشریف لائے ۔ جمعیت طلباء اہل حدیث مدینہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام وحدہ ثانیہ کے وسیع ہال میں اجلاس بلایا گیا تھا، جس میں پاکستان، کشمیر، ہندوستان، بنگلہ دیش، افغانستان اور نیپال کے طلباء نے جوق در جوق شرکت کی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہال کھچا کھچ بھر گیا ۔ جمعیت طلبہ اہل حدیث کے امیر محمد افضل گلزار صاحب اور سیکرٹری محمد زبیر عقیل صاحب نے کارروائی کا آغاز کیا ۔ جامعہ اسلامیہ کے پاکستانی طالب علم قاری عبدالغفور حفظہ اللہ نے تلاوتِ کلام پاک سے اجلاس کا باقاعدہ آغاز کیا، اس کے بعد جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر صاحب مدیر التعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے خطاب فرمایا ۔ آپ نے پاکستان کے سیاسی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور پیپلز پارٹی کی حکومتی پالیسیوں، گزشتہ انتخابات میں مذہبی

جماعتوں کے کردار، اور پاکستان کی موجودہ سیاسی صورت حال میں اہل حدیث کے موقف کو واضح فرمایا۔

مولانا محمد یسین ظفر صاحب نے بیان کیا کہ بے نظیر اور اس کے ہم نوا قومی منتخب نمائندے کس طریقے سے اس میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح آپ نے پاکستان کے مذہبی اداروں، جامعات، مدارس، اور مذہبی جماعتوں کے بارے حکومت کی پالیسی پر تبصرہ و تنقید فرماتے ہوئے کہا کہ حکومت کے ناپاک عزائم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

آپ کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے رئیس جناب الحاج میاں فضل حق صاحب حفظہ اللہ نے خطاب فرمایا۔

آپ نے برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان کی جہود و مساعی اور علمی، دعوتی، اصلاحی، تصنیفی، اور سیاسی و تبلیغی کارناموں کو سراہا۔ استاذ الأساتذہ حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ، حضرت علامہ نواب صدیق حسن خانؒ۔ حضرت علامہ عبدالمنان محدث وزیرآبادیؒ، حضرت علامہ بشیر احمد سہسوانیؒ، مناظر اسلام علامہ محمد جونا گڑھیؒ، شیر پنجاب علامہ ثناء اللہ امرتسریؒ، عظیم محدث مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ، مولانا محمد جعفر تھانیسریؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، محدث شمس الحق عظیم آبادیؒ، علامہ عبدالرحمن مبارک پوریؒ اور علامہ محمد داؤد غزنویؒ و حضرت الشیخ محمد اسماعیل سلفیؒ کی عظیم خدمات و کارنامہ کا تذکرہ فرمایا۔ ان عظیم اسلاف کے تذکرے سے طالبانِ علم کے شوق و جذبے کو دو بالا فرمایا!

آپ کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر اور جامعہ علوم اثریہ جہلم کے رئیس حضرت علامہ محمد مدنی حفظہ اللہ نے اپنے مخصوص انداز میں طلباء سے خطاب فرمایا:

آپ نے تعلیم کی اہمیت، ضرورت، اور آدابِ تعلیم کے اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ علامہ مدنی صاحب کے فصیح و بلیغ خطاب سے طلباء مدینہ یونیورسٹی کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اور کسبِ علم کے جذبے پروان چڑھنے لگے۔

آپ نے فرمایا: تعلیم اور تعلّم سے افضل کوئی کام نہیں ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ" آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن وحدیث کا علم پڑھنے کی توفیق بخشی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ آپ کو رب العالمین نے مھبط الوحی اور مھجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھیے کہ قرآن وحدیث کے اس علم نے آپ لوگوں کو کسی مشقت کے بغیر مدینۃ الرسول میں پہنچایا ہے، اب اللہ تعالیٰ کی حجت آپ لوگوں پر قائم ہوگئی ہے۔ آپ لوگ جماعت اہل حدیث کا عظیم سرمایہ ہیں، اگر آپ محنت، کوشش اور توجہ سے علم حاصل نہیں کریں گے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری بھی ہوگی، جماعت اہل حدیث کے سرمایہ کو ضائع کرنے کا جرم بھی ہوگا، اور اپنے اور والدین کے ساتھ ظلم وناانصافی بھی!

یاد رکھیے! تعلیم حاصل کرنے میں دیانت وامانت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فراہم کردہ اس عظیم وقت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور خوب محنت وتوجہ سے پڑھیں۔ اس علم کی برکت ودولت سے ہمارے اسلاف نے شان وشوکت پائی تھی، اور اسی علم کی بدولت محدثین مسلمانوں کے دلوں پر حکومت فرمایا کرتے تھے۔

میرے عزیز طلباء! آپ کو یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ وہ علم جو عمل سے خالی ہو، وبال بن جاتا ہے۔ بلکہ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ عمل کے بغیر علم سے جہل زیادہ اچھا ہے۔ اس لیے علم کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا صالح طالبعلموں کی پہچان ہے۔

مدینہ منورہ ایسے طاہر ومقدس شہر اور مدینہ یونیورسٹی ایسے علمی ماحول میں رہ کر بھی اگر آپ نے صحیح معنوں میں کسب علم نہ کیا تو پھر یہ بہت بڑی بے نصیبی بھی ہوگی!

آپ نے مزید فرمایا:

عزیزان من! میں آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ارض طیبہ کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اس کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ اپنی تمام تر توجہات علم اور بس علم کے حصول پر مرکوز رکھیں اور علمی زندگی کو کتاب وسنت کے سانچوں میں ڈھالتے رہیں۔ اگر اس مقدس سرزمین بلکہ مدینہ منورہ میں رہ کر بھی آپ اپنی اصلاح نہیں کریں گے تو پھر یاد

رکھیں کہ اس سے اچھا موقعہ زندگی میں آپ کو شاید پھر کبھی نہ مل سکے ۔ ویسے بھی عمل اور نیکی کو یہ سوچ کر مؤخر کرنا مناسب نہیں ہے کہ پھر کرلیں گے، کل کرلیں گے، پرسوں کر لیں گے! بلکہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کی طرف مبادرہ کا حکم دیا ہے۔

مدینہ منورہ وہ عظیم شہر ہے جہاں پر ابتدائے اسلام ہی سے طلباء پڑھ رہے ہیں۔ عہدِ نبویؐ میں مسجدِ نبویؐ کے ایک حصّہ میں وہ طلباء پڑھا کرتے تھے، جنھیں اصحابِ صفہ کے نام سے آج ہم لوگ جانتے ہیں۔ ان طالب علموں کی شان وشوکت اور فضیلت و منزلت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپؐ اصحابِ صفہ کے پاس جاکر بیٹھیں اور ان کے ساتھ اپنے دل کو صبر و شکر سے خوش رکھیں۔

چنانچہ اگر طالب علم صالح اور متقی زندگی گزارے اور پھر مدینہ منورہ کے آداب کو ملحوظ بھی رکھے تو یہ بڑے نصیبے اور قسمت کی بات ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں اور دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو اپنے اپنے ملکوں میں شمع توحید روشن کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے اور آپ کو اپنے مقاصد میں کماحقہٗ کامیاب فرمائے۔ آمین!

آپؐ نے مزید فرمایا کہ مدینہ منورہ میں موجود فاضل اہلِ علم سے خوب استفادہ کریں۔ اس شہر میں بہت بڑے علماء موجود ہیں اور پھر مختلف فنون کے متخصصین کے مسجدِ نبوی میں دروس بھی ہورہے ہیں۔

آپ تفسیر اور علم تفسیر میں الشیخ ابوبکر جابر الجزائری کے دروس سے استفادہ کریں، اسی طرح حدیث اور علومِ حدیث میں فضیلۃ الشیخ حماد الانصاری اور فضیلۃ الشیخ عبدالمحسن العباد سے رجوع کریں۔ مصطلح اور علم الرجال میں الشیخ عمر بن حسن الفلاتہ اور الشیخ عمر بن محمد الفلاتہ سے کسبِ علم کریں۔ اسی طرح فقہ اور اصولِ فقہ میں فضیلۃ الشیخ عطیہ محمد سالم اور حامد الفقہی سے رجوع کریں، توحید اور عقیدے میں فضیلۃ الشیخ عبداللہ الغنیمان اور الشیخ علی عبدالرحمٰن الحذیفی سے استفادہ کریں۔ منہج اہلِ حدیث کے دراسہ کے لیے الشیخ ربیع بن ھادی المدخلی اور الشیخ محمد امان الجامعی سے ضرور ملیں۔ تاریخ اور فرق پر فضیلۃ الشیخ غالب بن علی العرواجی اور الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی کی مجالس سے حظ اٹھائیں، قراءت

اور فنِ تجوید میں فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز عبدالفتاح القاری اور الشیخ عبدالرزاق موسیٰ کی خدمات حاصل کریں۔

مجھے غالب امید ہے کہ آپ ان بزرگ اور فاضل اساتذہ کے دروس و محاضرات اور مجالس سے غیر معمولی استفادہ کریں گے، اور یہ شیوخ و علماء آپ کو صحیح رہنمائی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فلاح دارین کے کاموں کو اختیار کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین!

رانیوال سیّداں میں توحید و سنّت کانفرنس

گزشتہ دنوں جامعہ محمدیہ مدنیہ اہل حدیث رانیوال سیداں میں سالانہ توحید و سنت کانفرنس زیر صدارت جناب سید مقصود حسین شاہ صاحب منعقد ہوئی، کانفرنس میں علاقہ کے معززین نے شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی رئیس جامعہ علوم اثریہ حضرت مولانا محمد مدنی صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے زور دیا کہ شرک و بدعت کے خاتمہ کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔ اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق مکمل طور پر ڈھالا جائے۔ آپ کی تقریر اس قدر موثر تھی کہ تقریر کے فورًا بعد کئی نوجوانوں نے جمعیت اہل حدیث میں شرکت کا اعلان کیا۔

کانفرنس میں پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر جناب سید ضیاء اللہ صاحب نے بھی شرکت کی۔ انھوں نے اپنے خطاب میں کہا، وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے بھرپور کردار ادا کریں اور بدی کی قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

ان کے بعد جمعیت اہل حدیث رانیوال سیّداں کے امیر سید ثناء اللہ شاہ صاحب نے تمام معززین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور یہ عہد کیا کہ ہم حق کی سربلندی کے لیے کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھیں گے۔ پروگرام کے آخر میں مولانا محمد مدنی صاحب نے کشمیر، بوسنیا، فلسطین، افغانستان اور چیچنیا کے مظلوم مسلمانوں کی کامیابی، امتِ مسلمہ کے اتحاد اور پاکستان میں اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کے لیے دعا فرمائی۔